مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
ولی العصر ٹرسٹ

مہیج الاحزان

تالیف

آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش : سید محمد شبر عباس

ولی العصر ٹرسٹ

رتہ متہ ضلع جھنگ

نام کتاب ——— مہیج الاحزان

نام مولف ——— آغائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ——— مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی

سال طباعت ——— ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد ——— ۱۰۰۰

کتابت ——— حضرت کیلیانوالہ

مطبع ———

ہدیہ ———

ناشر ———

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ مین بازار اسلام پورہ لاہور

اور عروہ بن قیس، عمرو بن حجاج، محمد بن عمرو تمیمی نے (ان میں بعض یزیدی لوگ بھی شامل تھے) امام حسینؑ کو نامہ تحریر کیا مضمون خط یہ تھا کہ فَقَدْ اخْضَرَتِ الْجِنَابُ وَ اَيْنَعَتِ الثِّمَارُ فَاِذَا شِئْتَ فَاقْبِلْ عَلٰی جُنْدٍ لَكَ مُجَنَّدَةٍ صِحَاحًا۔

یعنی کہ ہمارے باغات میں پھل تیار ہیں اگر آپ تشریف لے آئیں تو آپ کے لیے لشکر تیار ہوگا والسلام۔ اے شیعیان حیدر کرار یہ وہ لوگ تھے کہ امام حسینؑ کو خطوط لکھنے کے باوجود لشکر ابن زیاد میں شریک تھے اور حسین ابن علیؑ سے جنگ کر رہے تھے

بروایت ابن شہر آشوب یہی عمرو بن حجاج عمر ابن سعد ملعون کی جانب سے اعور سلیمی کے ساتھ چار ہزار سپاہیوں کا سالار تھا۔ جو نہر فرات پر متعین تھی کہ حسینؑ اور اصحاب حسینؑ تک پانی نہ جانے پائے اور جس وقت بھی حضرت عباسؑ نہر فرات پانی لینے کے لیے تشریف لے گئے ہیں آپ بہت دور نکل گئے کہ فوج نے محاصرہ کر کے آپ کو شہید کر دیا اور یہی عروہ بن قیس بھی لشکر عمر ابن سعد ملعون میں ایک دستہ کا سالار تھا اور شبث بن ربعی لشکر عمر ابن سعد میں پیادوں کا سالار تھا۔ حالانکہ ان ہی منافقوں نے لکھا تھا کہ ہمارے باغات میں اثمار تیار ہیں آپ تشریف لائے۔ اسی شبث بن ربعی ملعون نے امام حسینؑ سے جنگ کی۔

شیخ مفیدؒ فرماتے ہیں کہ کوفہ والوں کی طرف سے آخری قاصد ہانی بن ہانی اور سعید بن عبداللہ تھے تب امام حسین علیہ السلام نے اہل کوفہ کے خطوط کے جواب میں آپ نے ایک خط تحریر فرمایا کہ ہانی اور سعید تمہارے خطوط لے کر میرے پاس پہنچے جو کہ تمہارے قاصدوں میں آخری قاصد ہیں۔ میں نے تمہارے خطوط کا جائزہ لیا اور مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے پاس کوئی ہادی و امام برحق نہیں ہے۔ پس تمہاری جانب اپنے بھائی، اپنے اہلبیت میں سے معتمد ترین مسلم بن عقیل کو بھیج رہا ہوں۔ اگر انہوں نے

خانہ خدا کی حرمت ضائع ہو گی ابن حنفیہ نے عرض کیا کہ آپ عراق جانے کی بجائے
یمن تشریف لے جائیں۔ یا صحراؤں میں نکل جائیں مگر بنو امیہ کی طرف نہ جائیں اس پر
حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ اے بھائی اگر میں زمین کے کسی سوراخ میں بھی پناہ لے لوں
تب بھی بنی امیہ کے لوگ مجھے وہاں سے نکال کر قتل کر دیں گے۔ جناب محمد حنفیہ مجبور
ہو گئے اور آپ پر گریہ طاری ہو گیا اور امام حسین علیہ السلام نے اپنے برادر کی دلجوئی
کے لیے فرمایا کہ میں مزید غور کروں گا۔ جناب محمد حنفیہ روتے ہوئے اپنی جگہ واپس آگئے
اور جب سحر نمودار ہوئی تو حضرت امام حسینؑ نے دوگانہ سحر ادا کر کے محملین تیار کرنے
کا حکم دیا۔ جب حضرت محمد حنفیہ کو یہ خبر ملی کہ محملین تیار کی گئی ہیں آپ بعجلت تمام حاضر
خدمت ہوئے اور مہار ناقہ تھام کرنے کا حکم دیا۔ جب حضرت محمد حنفیہ کو یہ خبر ملی کہ
محملیں تیار کی گئی ہیں آپ بعجلت تمام حاضر خدمت ہوئے اور مہار ناقہ تھام کر عرض
کیا اے برادر آپ نے فرمایا تھا کہ میں مزید غور کروں گا۔ امام حسینؑ نے فرمایا کہ اے
بھائی بوقت شب خواب میں نانا رسول خدا تشریف لائے مجھ سے فرمایا۔ اور فرمایا
یا حسینؑ یا قُرَّۃَ عینی اُخرج اِلَی العراق فَاِنَّ اللہ عزوجل قَدْ شَآءَ اَن یراکَ مَیلاءً مخفیاً
بِدِمَآئِکَ اے نور دیدہ عراق کی سمت جاؤ مشیت خدا میں یہ گزرا ہے کہ وہ تم
کو اپنی راہ میں مقتول دیکھے یہ سن کر جناب حنفیہ رونے لگے اور ناقہ کی مہار ہاتھوں
سے گر پڑی۔ پھر عرض کیا اے بھائی جان اگر شہادت کے لیے جانا ہی منظور ہے
تو مخدرات عصمت و طہارت کو کیوں ساتھ لے جاتے ہو۔ امام حسینؑ نے فرمایا کہ
قَالَ جَدّی اِنَّ اللہ قَدْ شَآءَ اِنْ یَرَاھُنَّ سَبَایَا صحرکات فی اَسرِ الذُّل
بھیا نانا نے یہ بھی خبر دی ہے کہ اہل حرم اور زینبؑ و ام کلثومؑ اسیر ہوں اور شہر بشہر تشہیر
کی جائیں یہ سن کر جناب محمد حنفیہ کو ضبط کا یارا نہ رہا اور بیقرار ہو کر رونے لگے